© rasailojaraid.com

ادبیات

غزل

جناب آلم مظفرنگری

یہی سبب ہے کہ تنظیمِ باہمی نہ رہی
کہ طرزِ خلق و مروت میں دلکشی نہ رہی

وہ ان کی پردہ نشینی کی بات ہی نہ رہی
ہر آنکھ حشر میں کیا اُن کو دیکھتی نہ رہی

ہر ایک منزلِ ہستی سے میں گزر جاتا
وہ آنکھ مجھکو ذرا دیر دیکھتی نہ رہی

ہے اُن کی یاد بھی کتنی گریز پا شوخی
ابھی تھی میرے تصور میں اور ابھی نہ رہی

بجھا ہے کس دلِ مایوس کا چراغِ اُمید
گلوں میں تازگی تاروں میں روشنی نہ رہی

نماز میں نے ادا کی بہر نفس واعظ
بتا مجھے مری نیت کہاں بندھی نہ رہی

فرازِ عرش سے ملتی ہے مجھکو دادِ کلام
مری بلا سے جو قدرِ سخنوری نہ رہی

پیامِ کوہ کن و قیس تو سُنا دیتا
مگر زمانے میں قدرِ پیمبری نہ رہی

مری رہائی کے دن دیکھئے کب آئینگے
گزر چکی ہے خزاں اور بہار بھی نہ رہی

جلا کے طور مرے دل کی جانب آئی تھی
مگر وہ آگ ذرا دیر بھی لگی نہ رہی

یہ حُسن و عشق کا ملنا اور اس طرح ملنا
کہ درمیانِ منؑ و توؑ نگاہ بھی نہ رہی

انیسؔ و غالبؔ و مومنؔ کو ناز تھا جس پر
آلمؔ وہ فن نہ رہا اور وہ شاعری نہ رہی

© rasailojaraid.com